47760 ـ کیا حاصل کردہ یا مستحق شدہ کرایہ پر بھی زکاۃ واجب ہے ؟

سوال

ہماری ایك تجارتی مارکیٹ ہے جو ہم نے (72) ہزار سالانہ پر کرایہ میں دے رکھی ہے کیا اس میں ہم پر زکاۃ ہے ؟ یہ علم میں رہے کہ یہ کرایہ ہم یکمشت حاصل کرتے ہیں، اور سال گزرنے سے قبل ہی خرچ کر ڈالتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

کرایہ کے لیے بنائی گئی جائداد پر زکاۃ نہیں ہے، بلکہ زکاۃ تو اس کرایہ پر ہے جبکہ اس میں دو شرطیں پائی جائیں:

پہلی شرط: وہ کرایہ نصاب تك پہنچ جائے.

دوسری شرط: اس پر سال گزر جائے.

اور یہ سال کرایہ کا معاہدہ ہو جانے سے شروع ہو گا، چاہے کرایہ پیشگی لیا جائے یا پھر سال کے آخر میں.

اگر اس نے سال کے شروع میں ہی کرایہ حاصل کر لیا اور اس پر سال گزر جائے تو اس میں زکاۃ واجب ہے، یا پھر اگر اس میں سے کچھ خرچ کر لیا اور باقی بچنے والی رقم پر زکاۃ واجب ہو گی.

اور اگر اس نے سال کے آخر میں کرایہ وصول کیا تو اس پر زکاۃ واجب ہے کیونکہ معاہدہ سے لیکر اس پر سال گزر چکا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اور اگر اس نے گھر دو برس کے لیے چالیس دینار میں کرایہ پر دیا، تو وہ معاہدہ کے وقت سے ہی اس کرایہ کا مالك بن گیا ہے، سال گزرنے پر اس کی زکاۃ واجب ہے. اھـ

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ المقدسی (4 / 271).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے ایسے شخص کے بارہ میں دریافت کیا گیا جس نے جائدہ کرایہ پر دی اور ایك سال کا کرایہ پیشگی وصول کر لیا اور اس کے ساتھ اپنا کچھ قرض ادا کیا تو کیا اس کے ذمہ اس کرایہ کی زکاۃ واجب ہو گی؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

اس طرح کے کرایہ میں جو کرایہ دار سے پیشگی لے کر اس کے ساتھ اپنا قرض ادا کیا گیا ہو اس میں کوئی زکاۃ نہیں، کیونکہ اس پر آپ کی ملکیت میں سال نہیں گزرا، اور اس میں کرایہ کے معاہدہ کے وقت سے لیکر آخر سال تک کا اعتبار ہو گا، اور اگر آپ سال ختم ہونے سے قبل کرایہ وصول کریں اور اس سے اپنا قرض ادا کر دیا یا اسے گھریلو ضروریات میں صرف کر دیا تو اس میں کوئی زکاۃ نہیں ہے. اھـ

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (14 / 177).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا کرایہ کے لیے تیار کی گئی جائداد اور عمارتوں میں زکاۃ ہے؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

اس پر اس جائداد میں کوئی زکاۃ نہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مسلمان پر اس کے غلام اور نہ ہی اس کے گھوڑے میں کوئی صدقہ ہے "

بلکہ اس کے کرایہ اور اجرت پر جب معاہدے سے سال گزر جائے تو اس میں زکاۃ ہو گی.

اس کی مثال یہ ہے کہ:

اس نے اس گھر کو دس ہزار میں کرایہ پر دیا، اور سال بعد دس ہزار وصول کیا، تو اس دس ہزار میں اس پر زکاۃ واجب ہوگی کیونکہ اس کے معاہدہ پر سال گزر گیا ہے.

اور ایك دوسرے شخص نے اپنا گھر دس ہزار میں کرایہ پر دیا، اور اس میں سے پانچ ہزار معاہدہ کرتے وقت پیشگی وصول کر لیا اور اسے دو ماہ میں ہی خرچ کر دیا، اور باقی پانچ ہزار نصف سال گزرنے کے بعد وصول کیا اور اسے بھی دو ماہ میں خرچ کر دیا، اور سال گزرنے پر اس کے پاس کرایہ میں سے کچھ بھی نہیں تو اس کے ذمہ زکاۃ نہیں ہو گی، کیونکہ اس پر سال پورا نہیں ہوا، اور زکاۃ کے لیے سال پورا ہونا ضروری ہے. اھـ

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن عثیمین (18 / 208).

واللہ اعلم .